Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۳۹۷۹

روزنامہ

الفضل لاہور

تار کا پتہ:- ڈیلی الفضل لاہور

فی پرچہ ۲ آنے

یوم: جمعہ ۱۶ شوال ۱۳۷۳ھ

جلد ۸/۴۳ | ۱۸ احسان ۱۳۳۳ ہش ۱۸ جون ۱۹۵۴ء | نمبر ۷۹

اخبار احمدیہ

خاندان حضرت مسیح موعودؑ کی طالبات کی کامیابی

نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کے میٹریکولیشن کے نتیجہ کا اعلان الفضل میں ہو چکا ہے اس کے علاوہ اس سال خدا تعالےٰ کے فضل سے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ ذیل پرائیویٹ طالبات بھی میٹرک کے امتحان میں کامیاب ہوئی ہیں:-

		نمبر حاصل کردہ
(۱) شاہدہ بیگم بنت نواب زادہ محمد عبد اللہ خاں صاحب	نمبر حاصل کردہ	۵۷۴
(۲) امۃ الوحید بیگم بنت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب	״	۵۷۷
(۳) امۃ المجید بیگم بنت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے	״	۵۰۱
(۴) امۃ الرؤف بیگم بنت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب	״	۳۷۱
(۵) آصفہ بیگم بنت مرزا رشید احمد صاحب	״	۳۶۶
(۶) انیسہ بیگم بنت ״ ״	״	ابھی تک نمبروں کا اعلان نہیں ہوا

علاوہ ازیں یہ امر خاص خوشی کے قابل ہے کہ اس سال خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دس افراد (لڑکے لڑکیاں) میٹرک کے امتحان میں شریک ہوئے تھے اور خدا کے فضل سے سب کے سب کامیاب ہو گئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

مرزا انس احمد ابن صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے بھی لاہور کے ایک سکول سے امتحان دیا تھا۔ اور وہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ۴۲۹ نمبر لے کر کامیاب ہو گئے ہیں۔ والسلام

(سید نعیم احمد شاہ)

مشرقی بنگال میں دفعہ ۹۲ الف کے نفاذ پر پارلیمنٹ میں مکمل بحث کی جائیگی

موجودہ زمانے کے تقاضوں کو پورا کرنے کیلئے اسلامی علوم میں تحقیقات کا کام جلد شروع کیا جائیگا

پارلیمنٹ کے اجلاس کی کاروائی

کراچی ۱۷ جون۔ مشرقی بنگال میں دفعہ ۹۲ الف کے نفاذ کے بارہ میں پارلیمنٹ میں مکمل بحث کی جائے گی۔ آج جب پارلیمنٹ کا اجلاس شروع ہوا۔ تو وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے ایوان میں اس کا اعلان کیا۔ آپ نے کہا کہ اس ہفتے یا اگلے ہفتے اس موضوع پر بحث کے لئے ایک دن مقرر کیا جائے گا اور حکومت یہ بتائے گی کہ کن وجوہات کی بناء پر یہ اقدام کیا گیا۔ مسٹر محمد علی نے یہ اعلان حزب مخالف کے لیڈر مسٹر سرلش چندر چٹو پادھیائے کی درخواست پر کیا۔ وہ ایوان میں دفعہ ۹۲ الف کے بارہ میں تحریک التوا پیش کر رہے تھے۔ مسٹر محمد علی کے اعلان پر انہوں نے خوشی کا اظہار کیا اور کہا کہ اب میں اپنی تحریک پیش کئے جانے پر اصرار نہیں کرونگا ایوان کے دوسرے ممبروں نے بھی اپنی تحریکیں پیش کئے جانے پر اصرار نہیں کیا۔ آج پارلیمنٹ میں ایک بل پیش کیا گیا۔ جس کی رو سے غیر سند یافتہ ڈاکٹروں کو آنکھ کا اپریشن کرنے کی اجازت نہیں ہو گی۔ بل میں کہا گیا ہے کہ غیر سند یافتہ ڈاکٹروں کے آنکھ کے اپریشن سے ناقابل تلافی نقصان پہنچتا ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد آنکھ کی بینائی زائل ہونی شروع ہو جاتی ہے اور آہستہ آہستہ بالکل جاتی رہتی ہے۔ دفاع کے وزیر مملکت سردار امیر اعظم خاں نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ تخفیف اسلحہ اور خاص طور پر ایٹمی ہتھیاروں کے بارے میں پاکستان اقوام متحدہ میں اپنے خیالات کئی بار ظاہر کر چکا ہے۔ اسلئے تخفیف اسلحہ کمیشن یا اس کے کسی ذیلی کمیشن میں . . . . . . ان خیالات کو ظاہر کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ سردار امیر اعظم خاں نے ایک سوال کے جواب میں یہ بھی بتایا کہ بحرالکاہل میں ہائیڈروجن بم کے جو تجربے کئے گئے تھے ان کی تابکاری کے اثرات پاکستان کے کسی حصہ میں ظاہر نہیں ہوئے۔ ایک اور سوال کے جواب میں آپ نے بتایا کہ پنجاب کی ح

سندھ میں اس سال ڈیڑھ لاکھ ٹن گیہوں فاضل ہوگا!

حیدرآباد ۱۷ جون۔ حکومت سندھ نے اعلان کیا ہے۔ کہ اس سال صوبہ میں ڈیڑھ لاکھ ٹن اناج فاضل بچے گا۔ اس سال پچھلے سال کی نسبت پچھتر ہزار ٹن زیادہ اناج فاضل بچا ہے۔ صوبہ کی غذائی صورت حال بہتر ہو جانے کی وجہ سے حکومت نے سرحدی علاقوں اور ان علاقوں کے سوا جہاں حکومت خود غلہ فراہم کرتی ہے۔ صوبہ سے مغربی پاکستان کے ہر حصہ میں گیہوں بھیجنے کی اجازت دیدی ہے۔ غلہ سے کنٹرول کا حکم مجریہ ۱۹۵۲ء بھی واپس لے لیا گیا ہے۔ ایک خاص مقدار سے زائد غلہ رکھنے پر جو پابندیاں تھیں انہیں بھی واپس لے لیا گیا ہے۔

نامزد گورنر پنجاب اتوار کو لاہور روانہ ہونگے

کراچی ۱۷ جون پنجاب کے نامزد گورنر مسٹر حبیب ابراہیم رحمۃ اللہ اتوار کی صبح کو پاکستان ایکسپریس کے ذریعہ کراچی سے لاہور روانہ ہو رہے ہیں۔

عراقی کابینہ میں تبدیلیاں

بغداد ۱۷ جون۔ عراق کے وزیر زراعت ڈاکٹر عبد الغنی نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ شاہ فیصل نے ان کا استعفیٰ منظور کرتے ہوئے مسٹر عبد الماجد عباس کو ان کی جگہ وزیر زراعت مقرر کیا ہے۔ شاہ فیصل نے وزیر تعلیم کے عہدہ پر عبد الحمید خادم کو مقرر کیا ہے۔

گیہوں کی برآمدی قیمت گھٹا دی جائے

لندن ۱۷ جون گیہوں کی بین الاقوامی کونسل میں جس کا اجلاس لندن میں شروع ہوا ہے امریکہ کی اس تجویز پر بحث کیجائیگی کہ گیہوں کی برآمدی قیمت گھٹا دی جائے۔

مصر کے سوشلسٹ لیڈر کی رہائی

قاہرہ ۱۷ جون۔ مصر کے مشہور سوشلسٹ لیڈر مسٹر احمد حسین کو جنہیں مارچ میں گرفتار کیا گیا تھا۔ رہا کر دیا گیا ہے۔

مانسلو کی چوٹی پر چڑھنے کیلئے جاپانی جماعت کو اجازت

کھٹمنڈو ۱۷ جون۔ حکومت نیپال نے اگلے سال کے لئے جاپانی کوہ پیماؤں کی ایک جماعت کو ماؤنٹ مانسلو پر چڑھنے کی اجازت دیدی ہے۔ یہ چوٹی ۲۶۶۵۸ فٹ اونچی ہے۔

بجلی کے غیر ملکی ماہرین کی بھرتی

کراچی ۱۷ جون۔ پاکستان میں بجلی کی توسیع کی کارپوریشن میں توسیع کے لئے یورپ کے ملکوں سے ماہر کاریگروں کی بھرتی کی جائیگی۔ اس امر کا انکشاف آج وزیر صنعت خان عبد القیوم خاں نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ مشرقی بنگال میں بجلی کا ایک علاقائی سینٹر قائم کیا جائے گا۔ خان عبد القیوم خان یورپ کے ملکوں میں بجلی کی صنعت کا مطالعہ کرنے کے لئے آج بذریعہ ہوائی جہاز یورپ روانہ ہو رہے ہیں۔

پانڈیچری میں پولیس کے نہیں فوج کے سپاہی اتارے گئے ہیں

نئی دہلی ۱۷ جون حکومت ہندوستان کے ایک ترجمان نے پھر بتایا ہے کہ پانڈیچری میں فرانسیسی پولیس کے سپاہی نہیں بلکہ فوج کے سپاہی اتارے گئے ہیں۔ جو ہندچینی سے لائے گئے ہیں۔ ترجمان نے کہا میں ان فوجیوں کی صحیح تعداد نہیں بتا سکتا۔ آج آل انڈیا ریڈیو نے کہا ہے کہ کل حکومت فرانس کو جو مراسلہ بھیجا گیا تھا۔ ابھی تک اس کا کوئی جواب موصول نہیں ہوا ہے۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے انتظامی پریس لاہور میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

امام پر سبقت نہ کرو

عن ابی ھریرۃ رضؓ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمنا یقول لاتبادروا الامام اذا کبر فکبروا واذا قال ولا الضالین فقولوا آمین۔ واذا رکع فارکعوا واذا قال سمع اللہ لمن حمدہٗ فقولوا اللّٰھم ربنا لک الحمد۔ (صحیح مسلم)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمیں شریعت کی باتیں سکھاتے تھے۔ آپ فرماتے۔ تم امام پر سبقت نہ کرو۔ جب وہ تکبیر کہے۔ تم بھی تکبیر کہو۔ اور جب وہ ولا الضالین کہے۔ تو تم آمین کہو۔ اور جب وہ رکوع کرے۔ تم رکوع کرو۔ اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہٗ کہے۔ تو تم اللّٰھم ربنا لک الحمد کہو۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان ابدال کیسے بنتا ہے

"دیکھو جس جس قدر انسان تبدیلی کرتا جاتا ہے۔ اسی قدر وہ ابدال کے زمرہ میں داخل ہوتا جاتا ہے۔ حقائق قرآنی نہیں کھلتے۔ جب تک ابدال کے زمرہ میں داخل نہ ہو۔ لوگوں نے ابدال کے معنے سمجھنے میں غلطی کھائی ہے۔ اور اپنے طور پر کچھ کا کچھ سمجھ لیا ہے۔ اصل یہ ہے۔ کہ ابدال وہ لوگ ہوتے ہیں۔ جو اپنے اندر پاک تبدیلی کرتے ہیں۔ اور اس تبدیلی کی وجہ سے ان کے قلب گناہ کی تاریکی اور زنگ سے صاف ہو جاتے ہیں۔ شیطان کی حکومت کا استیصال ہو کر اللہ تعالیٰ کا عرش ان کے دل پر ہوتا ہے۔ پھر وہ روح القدس سے قوت پاتے اور خدا تعالیٰ سے فیض پاتے ہیں۔ تم لوگوں کو میں بشارت دیتا ہوں۔ کہ تم میں سے جو اپنے اندر تبدیلی کرے گا۔ وہ ابدال ہے۔ انسان اگر خدا کی طرف قدم اٹھائے۔ تو اللہ تعالیٰ کا فضل دوڑ کر اسکی دستگیری کرتا ہے۔" (ملفوظات)

ایک درویش کی علالت پر درخواست دعا

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے)

قادیان سے اطلاع آئی ہے۔ کہ میاں مولا بخش صاحب سابق باورچی لنگرخانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بہت بیمار ہیں۔ اور حالت تشویشناک ہے۔ ان کی صحت کے لئے دعا فرمائی جائے۔ پرانے مخلص خادم ہیں۔ (خاکسار مرزا بشیر احمد ایم۔ اے۔ ربوہ)

جماعتوں کے امراء اور صدر صاحبان توجہ فرمائیں

اگر جماعت احمدیہ کی اعلیٰ تنظیم کے مطابق جماعتوں کے امراء اور صدر صاحبان اپنی اپنی جماعت میں صحیح طور پر کام کریں۔ اور اپنے اپنے ہاں عہدیداروں سے کام لیں۔ تو ہر قسم کی سستی اور غفلت کی شکایات کا ازالہ ہو سکتا ہے۔ بعض جماعتوں کے احباب کی طرف سے شکایت موصول ہو رہی ہے کہ احباب دینی کاموں میں دلچسپی نہیں لیتے۔ اس مختصر نوٹ کے ذریعہ نظارت ہذا امراء اور صدر صاحبان کی توجہ اس طرف منعطف کراتی ہے۔ اور درخواست کرتی ہے۔ کہ وہ اپنی سستی کو ترک کر کے خدا کے لئے دینی خدمت کریں۔ اور مرکزی ذمہ داری میں ہاتھ بٹائیں۔ کان اللہ معکم۔

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

انیس ۱۹ سالہ فہرست نصف سے زیادہ بن چکی ہے

پھر یہ اعلان دیا جاتا ہے۔ کہ دفتر اول کا ہر مخلص جس نے تحریک جدید میں حصہ لیا۔ اور اپنے انیس سال ادا کئے ہیں۔ وہ دفتر وکیل المال تحریک جدید میں تشریف لا کر خود یا بذریعہ خط و کتابت اپنا نام فہرست میں درج شدہ دیکھ لیں۔ لیکن یہ ضرور وضاحت کریں۔ کہ انہوں نے پہلے دس سال کا چندہ کہاں سے وعدہ کیا۔ اور اس کے بعد سال ۱۱ تا ۱۹ کہاں کہاں سے وعدہ کیا تھا۔ اس وضاحت سے ان کا حساب فوراً بن سکے گا۔ اور ان کو جواب بھی فوری دیا جا سکے گا۔

اگر آپ کو بقایا کی اطلاع مل چکی ہے۔ تو وہ جلد تر ادا کریں۔ تا آپ کا نام اس فہرست کے سے محفوظ ہو جائے۔ جو تیار کی جا رہی ہے۔ اس کا نصف سے اوپر حصہ بن چکا ہے۔ آپ اپنا بقایا جلد ادا کریں۔ تا فہرست میں آ جائے۔ اگر آپ نے اپنے خیال میں کوئی رقم بقایا دی ہوئی ہے۔ تو آپ دفتر محاسب کی مرکزی رسید کا حوالہ دیں۔ ورنہ مزید پڑتال محال ہے۔ کیونکہ سابقون الاولون کا حساب بہ فضل خدا بہت احتیاط اور پوری چھان بین سے بنایا جا رہا ہے۔ اب بغیر حوالہ مرکزی رسید مزید پڑتال نہیں ہو سکتی ہے۔ (وکیل المال تحریک جدید)

دعائے نعم البدل

۱۴ جون ۱۹۵۴ء کو خاکسار کا لڑکا عبد الرزاق عمر تقریباً دو سال مکان کی دوسری منزل کی کھڑکی سے گر کر فوت ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بچہ بڑا ہونہار بچہ تھا۔ بزرگان اور احباب سلسلہ دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور نعم البدل عنایت فرمائے۔ ماسٹر عبد العزیز احمدی علی پور گھلواں ضلع مظفر گڑھ۔

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۱۸ احسان ۱۳۳۱ہش

282

ترکی اور عرب ممالک

پہلی جنگ عالمگیر میں ترکی نے محوری طاقتوں کا ساتھ دیا۔ اور محوری طاقتوں کے ساتھ اسے نہ صرف شکست ہی اٹھانی پڑی۔ اور نہ صرف ترکوں کو اپنی سلطنت کے بہت بڑے حصہ سے محروم ہونا پڑا۔ بلکہ خلافت کی قبا کو بھی جو کئی صدیوں سے ترکوں کے ہاتھ میں چلی آتی تھی چاک چاک کرنا پڑا۔

جنگ کے بعد یورپی اقوام کا ارادہ تو ترکی کو بالکل ختم کر دینے کا تھا مگر مصطفےٰ کمال پاشا کی جوانمردی اور بروقت غیر معمولی جرأت نے ترکوں کو بالکل ملیا میٹ ہونے سے بچالیا۔ جس کے نتیجہ میں ترکوں کو یورپی شہر قسطنطنیہ کو چھوڑ کر انقرہ کو جو ایشیا میں واقعہ ہے اپنا دارالحکومت بنانا پڑا۔ ترکی سلطنت کے ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بلقان ریاستوں اور عرب ممالک میں تقسیم ہو گیا۔ صرف تھوڑا سا یورپ کا اور تھوڑا سا ایشیا کا علاقہ ترکوں کے قبضہ میں رہ گیا۔ جو اب ترکی کہلاتا ہے۔ اور جہاں اب ترکوں کی آزاد حکومت ہے۔

اتحادیوں نے یا یوں کہنا چاہیئے انگریزوں نے نہ صرف بہت سے یورپی علاقہ کو ترکی سلطنت سے نکال کر کئی ایک چھوٹی چھوٹی ریاستیں بنا ڈالیں۔ بلکہ عرب ممالک کو بھی ترکی سے علیحدہ کر کے کئی چھوٹے چھوٹے ممالک میں تقسیم کر دیا جن میں عراق شرق اردن۔ سعودی عربیہ فلسطین شام وغیرہ ممالک شامل ہیں۔ ان ممالک میں سے اکثر اس وقت سے فرانس اور برطانیہ کے زیر اثر رہے۔ مصر تو ترکی سے پہلے ہی آزاد چلا آتا تھا۔ سویز پر برطانوی قبضہ ہونے کی وجہ سے وہ اور اس سے زیادہ سوڈان بھی انگریزی اثر ہی کے زیر اثر چلے آتے ہیں۔

یورپی علاقہ تو خیر زیادہ تر عیسائی علاقہ تھا۔ ترکوں کے لئے عرب ممالک کی علیحدگی نہایت شاق گزری۔ کیونکہ شاید ان کے خیال میں غیروں کا الگ ہونا سمجھ میں آ سکتا تھا۔ مگر عرب ممالک کا ترکی کے مقابلہ میں معاندانہ رویہ سخت ناگوار تھا۔ عرب ممالک اس وقت پورے پورے اتحادیوں کے زیر اثر تھے بلکہ خود ترکوں کے لئے زندگی اور موت کا سوال درپیش تھا۔ پھر اتحادیوں نے عرب ممالک کو آزادی کے سبز باغ دکھائے تھے۔ اس طرح ترکوں اور عرب ممالک میں افتراق کی خلیج پاٹ نہ سکی اس افتراق کو بڑھانے والی ایک اور چیز بھی ہے۔ اور وہ ترکوں کا اپنی نئی زندگی کی خاطر تمام ایشیائی لبادوں کو اتار پھینکنا اور مغربی طور و طریق اختیار کر لینا ہے۔ انہوں نے نہ صرف اسلامی شعائر کو متروک قرار دیا۔ بلکہ ہر اس بات کو چھوڑ دیا جس سے ان کے ایشیائی ہونے کا گمان ہو سکتا تھا۔

ترک ایسا کرنے میں معذور تھے یا نہیں ہم یہاں اس کے متعلق بحث نہیں کرنا چاہتے حقیقت یہ ہے کہ پہلی عالمگیر جنگ کے بعد سے ترک اپنے آپ کو بجائے ایشیائی قوم کے یورپی قوم ظاہر کرنے لگے۔ اور عرب ممالک اور ان میں روز بروز بعد ہوتا چلا گیا۔ لیکن امتداد زمانہ کے ساتھ ساتھ اس کا جوابی عمل آہستہ آہستہ ہونا شروع ہوا۔ آج ہم اس کے آثار نئی ترکی میں بخوبی دیکھ سکتے ہیں۔ ترک پھر ایشیا اور اسلام کی طرف واپس آ رہے ہیں اور اب وہ پھر ایک بحرانی دور ان میں سے گزر رہے ہیں۔ اور یہ کہنا غلط نہیں ہے کہ ان کے عرب ممالک سے ناخوشگوار افتراق کا زمانہ گزر کر باہمی اعتماد اور دوستی کے دور کا آغاز ہو چکا ہے۔

دوسری عالمگیر جنگ میں ترکی غیر جانبدار رہا جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اتحادیوں کے ساتھ اس کے تعلقات نہایت گہرے ہو گئے اور اب جبکہ جمہوریت اور کمیونزم کے تصادم کا خطرہ دنیا کو لگا ہوا ہے۔ ترکی اپنی جغرافیائی پوزیشن کی وجہ سے ایک نہایت اہم قلعہ ہے۔ جس کو امریکی اور برطانوی بلاک بہر صورت اپنے ساتھ رکھنا چاہتے ہیں۔ اگر خدانخواستہ تیسری جنگ شروع ہوئی۔ تو سب سے پہلا ملک جو جنگ کے شعلوں میں آئے گا۔ وہ شاید ترکی ہو یہی وجہ ہے کہ امریکہ شروع ہی سے ترکی کو جنگی امداد دے رہا ہے۔ دوسری طرف ترکی اگر اشتراکی حلقہ اثر میں نہیں جانا چاہتا تو وہ بھی امریکی فوجی امداد کو غنیمت سمجھتا ہے کیونکہ ایسی نازک پوزیشن رکھتے ہوئے اور ایسی صورت میں اس کا ایک مضبوط دفاعی حصار ہونا خود اس کے لئے اور دوسرے غیر اشتراکی ممالک کے لئے جو اس کے پیچھے آباد ہیں نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ اگر روس ترکی پر قبضہ کر لے تو باقی ممالک ایک ہی ریلے میں آ جاتے ہیں۔

وہ مشرق وسطی کے اسلامی ممالک جو اشتراکیت کے حلقہ اثر میں نہیں جانا چاہتے۔ مگر مادی طاقت کے لحاظ سے روس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اس وقت عجیب کشمکش میں گرفتار ہیں۔ ان میں سے جو براہ راست برطانیہ اور فرانس کے زیر اثر ہیں یا جہاں فرانس اور برطانیہ نے بالجبر اپنا اثر قائم کر رکھا ہے۔ ان کے قطع نظر اگر ہم ان ممالک کو بھی دیکھیں جو آزاد ہیں تو ان میں سے نہ تو فرداً فرداً کوئی ایسا ہے اور نہ تمام ممالک بحیثیت ایسے ہیں۔ کہ جن کے پاس اتنی مادی طاقت ہو کہ وہ تیسری جنگ کی صورت میں اپنی حفاظت آپ کر سکیں یا کم از کم غیر جانبدار ہی رہ سکیں۔

امریکہ ترکی کو جو فوجی امداد دے رہا ہے اور یا اب وہ پاکستان کو دینا چاہتا ہے۔ یہ کہنا خود فریبی میں داخل ہو گا۔ کہ اس میں امریکہ کا کوئی خود غرضانہ مفاد نہیں ہے۔ دوسری طرف یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ترکی اور پاکستان کا امداد قبول کرنا خود ان کے اپنے ذاتی مفاد کے پیش نظر ضروری ہے۔ وہ اشتراکی بلاک کی آغوش میں جانے کے لئے تیار نہیں۔ اور چونکہ انہیں اپنے بچاؤ کے لئے وہ مادی ذرائع حاصل نہیں ہیں۔ جو کہ نہایت ضروری ہیں۔ اس لئے خود حفاظتی کے پیش نظر انہیں ایسے دوست بنانے کی ضرورت ہے۔ جو کم از کم بدل کے عوض ان کے دفاع کو سنگین بنانے میں ان کی مدد کریں اور آڑے وقت کام آئیں۔

آج دنیا کی سیاسی حالت ایسی ہو گئی ہے۔ کہ بڑے سے بڑے ملک کا بھی کسی آنے والی جنگ میں غیر جانبدار رہنا۔ اور تن تنہا دشمن کا مقابلہ کرنا ناممکنات میں سے ہے۔ فرانس اور برطانیہ کا تو کیا ذکر خود روس اور امریکہ بھی ایسا نہیں کر سکتے۔ چنانچہ وہ اپنے ملکوں کی بہت سی دولت دوسروں کو اپنا دوست بنانے میں صرف کر رہے ہیں۔ تاکہ آڑے وقت وہ ان کا ساتھ دے سکیں۔ اس لئے ترکی اور پاکستان کا امریکی امداد قبول کرنا اور دونوں کا باہمی اتحاد موجودہ حالات میں ایک نہایت مصلحت اندیشانہ اقدام ہے اور جو لوگ اس پر معترض ہیں۔ وہ یا تو یقیناً اشتراکی رجحانات رکھتے ہیں۔ اور یا پھر وہ ایسے سادہ دل اور احساس وقت سے عاری ہیں کہ جو اپنے رنگین تخیلات کے محلوں سے باہر نکل کر حالات کا صحیح جائزہ لینے کے بالکل ناقابل ہیں۔

نظری لحاظ سے یہ درست ہے۔ کہ اسلامی ممالک کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا چاہیئے۔ اور کسی دوسرے کا سہارا نہیں لینا چاہیئے کیونکہ دوسرے کے سہارے سے لازمی آزادی اور خود مختاری کو کچھ نہ کچھ نقصان ضرور پہنچتا ہے۔ لیکن جب یہ حالت ہو۔ کہ میں تو کمبل کو چھوڑتا ہوں لیکن کمبل مجھے نہیں چھوڑتا۔ جب سیلاب کا ریلا سب کچھ بہا لے جانے کی دھمکی دے رہا ہو۔ تو دوستی کے ہاتھ کو جھٹک دینا بھی دانشمندی نہیں کہلا سکتا۔

پاکستان کے وزیر اعظم جناب محمد علی نے حال ہی میں ترکی کے دورہ سے واپسی پر دمشق میں جو بیان دیا ہے۔ اس میں کہا ہے کہ پاکستان اور ترکی کے معاہدہ میں اسرائیل کے سوا مشرق وسطی کے تمام ممالک شریک ہو سکتے ہیں۔

اس ضمن میں یہ امر بھی قابل غور ہے کہ جیسا کہ ہم نے کہا ہے کہ ترکی اور عرب ممالک میں پہلی عالمگیر جنگ کے بعد باہمی منافرت چلی آتی ہے۔ اس کے علاوہ ترکی کا امریکی برطانوی بلاک سے اتحاد مصر وغیرہ ممالک کے لئے اس وقت تک خوش آئند نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ برطانیہ مصر سے نہر سویز اور سوڈان کے متعلق کوئی ایسا فیصلہ نہیں کر لیتا۔ جو اس کے لئے قابل قبول ہو۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ مصر نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ پاک ترکی معاہدہ کو ناپسند نہیں کرتا۔ لیکن ترکی اور پاکستان اگر واقعی چاہتے ہیں کہ مشرق وسطی کے ممالک بھی پاک ترکی معاہدہ میں شریک ہوں۔ تو ان دونوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے رسوخ سے کام لے کر امریکہ کو مجبور کریں کہ وہ مصر اور برطانیہ کے درمیان کوئی ایسا فیصلہ کرا دے جو مصر کو قبول ہو۔

اصل بات یہ ہے کہ فرانس۔ برطانیہ اور امریکہ اگر اسلامی ممالک کے ساتھ خوشگوار تعلقات قائم کرنا اور دنیا کے سیاسی تصادم

(باقی دیکھیں صفحہ [illegible])

(بقیہ [illegible] دیکھیں صفحہ [illegible])

فضائل قرآن پاک

قرآن کریم کے اسالیبِ بیانیہ

از محترم شیخ نور احمد صاحب منیر مقیم بیروت

(۲)

(۴)

الامثال

قرآن کریم میں بعض امثال نہایت مختصر ہیں۔ اور بعض کثرت کلمات پر مشتمل ہیں۔ امثال ایک طویل موضوع کو چند حروف میں بڑی جلدی اور آسانی سے سمجھا دیتی ہیں۔ دریا کو کوزہ میں بند کرنا یہ امثال میں ہی خوبی پائی جاتی ہے۔ مثال دشمن کو بھی ساکت کر دیتی ہے۔ عصر حاضرہ میں مضمون نویسی کے طلباء کو ایک مثال دے کر کہا جاتا ہے کہ اس مثال کی مفصل تحلیل کر کے موضوع تحریر کرو۔ اور عنوان معین کرو۔ عربی زبان میں اس فن انشاء کو الانشاء بالمثل کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اور اس قسم کے موضوع دینے سے طالب علم کی ذہنی استعداد اور افکار کا امتحان لینا مقصود ہوتا ہے کہ انشاء میں اس کی قابلیت کیا ہے؟

قرآن کریم میں بعض امثال باہمی مقابلہ وموازنہ کے لئے آئی ہیں۔ مثال کے طور پر سورۂ ابراہیم میں اللہ تعالےٰ شجرۂ طیبہ اور شجرۂ خبیثہ کی مثال دیتا ہے فرماتا ہے:۔

الم تر کیف ضرب اللّٰہ مثلاً کلمۃ طیبۃ کشجرۃ طیبۃ اصلھا ثابت و فرعھا فی السماء تؤتی اکلھا کل حین باذن ربھا۔ ویضرب اللّٰہ الامثال للناس لعلھم یتذکرون۔ ومثل کلمۃ خبیثۃ کشجرۃ خبیثۃ ن اجتثت من فوق الارض ما لھا من قرار (ابراہیم)

اللہ تعالےٰ نے مثال بالا میں شجرہ طیبہ اور شجرہ خبیثہ کا باہمی موازنہ کر کے ان معنوی محاسن کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ جو شجرہ طیبہ میں پائے جاتے ہیں

قرآن کریم میں امثال پر مسلم مفسرین نے جہاں قلم اٹھایا ہے۔ وہاں لبنانی مسیحی ادیب وشاعر خلیل مطران نے "امثال القرآن" کے نام سے ایک کتاب تصنیف کر کے امثال قرآن کو جمع کیا ہے۔ اور ان امثال کو "منابع الحکمۃ" یعنے حکمت کے چشمے کے نام سے موسوم کیا ہے۔ امام ابن تیمیہ نے "امثال القرآن" کے نام سے ایک اچھا رسالہ تحریر کیا ہے۔

(۵)

مقطعات

قرآن کریم کی بعض سورتوں کے ابتداء میں الٓر۔ الٓمٓصٓ۔ طٰسٓمٓ وغیرہ کے مقطعات وارد ہوئے ہیں۔ یہ قرآن کریم کا ایک اسلوب جاذب ہے۔ جو معانی اور مطالب کو مختصر مفہوم میں بیان کرنے کے لئے لائے گئے ہیں۔ دراصل یہ مقطعات سورتوں کے مضامین پر مشتمل ہیں۔ اور یہ مقطعات ان تمام حقائق کو جو مقطعات والی سورت میں بیان ہوتے ہیں۔ بطور ایک مختصر عنوان کے پیش کرتے ہیں۔ مقطعات کے متعلق بہت کچھ اپنے اپنے ذوق کے مطابق بیان کیا گیا ہے۔ مگر فرصت امروزہ میں میرا یہ موضوع نہیں ہے۔ کہ میں اس کی تفصیل یا اس کے متعلق کچھ بھی بیان کروں۔ مگر اتنا ضرور عرض کروں گا۔ کہ مقطعات کا وجود قرآن کریم کا ایک اسلوب بیان ہے۔ ان مقطعات کے مفردات کو الگ الگ کر کے پھر ان کی معنوی تحلیل فن لغت کے اصولوں پر کرنے سے سورتوں کے معنوی اسرار حل ہو جاتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز مقطعات کے متعلق اصولی رنگ میں فرماتے ہیں۔

"حروف مقطعات اپنے اندر بہت سے راز رکھتے ہیں۔ ان میں سے بعض راز ایسے افراد کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں جن کا قرآن کریم سے ایسا گہرا تعلق ہے کہ ان کا ذکر قرآن کریم میں ہونا چاہیئے لیکن اس کے علاوہ یہ الفاظ قرآن کریم کے بعض مضامین کے لئے قفل کا بھی کام دیتے ہیں۔ کوئی پہلے ان کو کھولے۔ تب ان مضامین تک پہنچ سکتا ہے جس جس حد تک ان کے معنوں کو سمجھا جائے۔ اسی حد تک قرآن کریم کا مطلب کھلتا جائے گا۔" (تفسیر کبیر تفسیر سورۂ یونس)

پھر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔

"میری تحقیق یہ بتاتی ہے کہ جب حروف مقطعات بدلتے ہیں۔ تو مضمون قرآن جدید ہو جاتا ہے۔ اور جب کسی سورت کے پہلے حروف مقطعات استعمال کئے جاتے ہیں۔ تو جس قدر سورتیں اس کے بعد ایسی آتی ہیں۔ جن کے پہلے مقطعات نہیں ہوتے ان میں ایک ہی مضمون ہوتا ہے اسی طرح جن سورتوں میں وہی حروف مقطعات دہرائے جاتے ہیں وہ ساری سورتیں مضمون کے لحاظ سے ایک ہی لڑی میں پروئی ہوئی ہیں۔"

(تفسیر کبیر سورۂ یونس)

(۶)

قسم

عرب اپنے کلام کو قسم سے مؤکد کیا کرتے تھے۔ چونکہ قرآن کریم کا اساسی مقصد حجت بالغہ ہے۔ اس لئے قرآن کریم میں بھی بعض مواقع پر اس اسلوب قسم کو بیان کیا گیا ہے۔ دنیا کی عدالتوں وزارتوں کے تغیر وتبدل۔ ججوں کی تعین پر قسم لی جاتی ہے کیونکہ قسم کا اثر انسانی ذہن پر نمایاں پڑتا ہے۔ اور اس کی اہمیت کے پیش نظر انسان ہمیشہ چوکس رہتا ہے۔ قرآن کریم میں قسم کے مواقع میں مندرجہ ذیل اغراض کو ملحوظ رکھا گیا ہے:۔

(۱) تاکید اور اہمیت کے لئے (۲) قلوب میں محبت اور اس کے برعکس کسی کام سے منع کرنے کے لئے خوف اور ترہیب کے لئے (۳) کسی لمبے موضوع کو اختصار اور اجمال سے پیش کرنے کے لئے (۴) خدا تعالےٰ اپنی آیات کونیہ کی طرف توجہ کو قائم کرنے کے لئے۔ تاکہ انسان خالق حقیقی کو پہچان سکے۔ اور اس کے اوامر ونواہی پر عمل کر سکے۔ اور انسانی پیدائش کی غرض معنوی کی تکمیل ہو سکے:۔

(۷)

نغمہ موسیقی۔ قافیہ۔ سجع۔ رجز۔ مرسل

نزول قرآن سے قبل عربوں میں نثر کا رواج نادر تھا۔ اور اگر تھا بھی تو وہ کلام منظوم ہوا کرتا تھا۔ جس میں قافیہ اور سجع کی ملاوٹ ہوتی۔ مگر جملوں کی بندش کوئی معیاری نہ تھی۔ چنانچہ قرآنی سورتوں اور خصوصاً چھوٹی سورتوں میں۔ قافیہ۔ رجز۔ اور سجع نمایاں نظر آتا ہے۔ چونکہ اس اسلوب سے انسانی زبان ایک خاص لذت اور سرور وجاذبیت کے پہلو کو لئے ہوئے ہے یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ جذبات سے اپیل کرتے وقت یہ اسلوب نہایت ہی مفید ثابت ہوا ہے۔ چنانچہ یہی اسلوب۔ اور مقاطع میں سجع۔ نغمہ موسیقی کی کیفیت تلاوت کرتے وقت پیدا کر دیتا ہے۔ اور مومن بعض اوقات اس سرور میں آکر اپنے اوپر ایک خاص کیفیت وارد کر لیتا ہے۔ اور اپنا سر جھومتا ہے۔ اس کے مقابل میں بعض آیات میں خوف اور وعید کا نقشہ انتہائی ڈراؤنی شکل میں کھینچا ہوا ہوتا ہے۔ اس لئے مومن کی آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبا جاتی ہیں۔

خدا تعالےٰ قرآنی تاثیر اور کیفیت بالا کا احساس مومنوں کے قلوب پر یوں ذکر کرتا ہے۔

تقشعر منہ جلود الذین یخشون ربھم ثم تلین جلودھم وقلوبھم الیٰ ذکر اللّٰہ

پھر خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔

اذا یتلیٰ علیھم یخرون للاذقان سجدا ویقولون سبحان ربنا ان کان وعد ربنا لمفعولا ویخرون للاذقان یبکون و یزیدھم خشوعا (بنی اسرائیل)

بالعموم آخری تیسواں پارہ اسلوب بالا کا حامل ہے۔ قرآن کریم کے اس اسلوب قافیہ، سجع اور رجز کے پیش نظر ابتدا میں قرآن کریم کو مجموعہ اشعار سمجھا گیا۔ اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو شاعر اور کاہن کے القاب سے پکارا گیا۔ مگر خدا تعالےٰ نے اس کی تکذیب کی اور فرمایا۔

انہ لقول رسول کریم۔ وما ھو بقول شاعر قلیلا ما تؤمنون ولا بقول کاھن قلیلا ما تذکرون (الحاقۃ)

مصر کا ادیب شہیر ڈاکٹر طہٰ حسین سابق وزیر تعلیم مصر اسلوب قرآن مجید کے متعلق تحریر کرتا ہے کہ "لا ھو شعر ولا ھو نثر انما ھو قرآن" یعنے قرآن کریم نہ تو شعر اور نہ ہی نثر ہے۔ بلکہ اس کا ادب اعتدالی ہے اور وہ قرآن ہے"۔ رسالہ [illegible] عربی دمشق ۱۹۳۲ء۔

اس کے برعکس ہمیں قرآن کریم میں سجع۔ قافیہ اور رجز کا اسلوب نظر نہیں آتا۔ بلکہ سجع کم ہے اور مقاطع میں آواز خفیف ہے۔ اس اسلوب کو ادبی اصطلاح میں "مرسل" کہا جاتا ہے۔ چنانچہ یہ اسلوب مرسل درمیانی اور طویل سورتوں میں مشاہدہ کیا جا سکتا ہے جو آیات قانونی احکام کی حامل ہیں۔ اور یہ احکام بالعموم مدنی سورتوں میں پائے جاتے ہیں:۔

(باقی)

عازمین حج کیلئے ضروری ہدایات

(۲)

کسٹم شیڈ میں کسٹم کا عملہ آپ کے سامان کا معائنہ کرے گا۔ حجاز جانے والے مسافر اپنے ہمراہ صرف ذاتی استعمال کا سامان ہی لے جاسکتے ہیں۔ ان کو بغرض تجارت اپنے ہمراہ فالتو سامان لے جانے کی اجازت نہیں۔ کسٹم شیڈ سے جہاز تک پہونچانے کے لئے جہازران کمپنیوں کو صرف آٹھ آنے ادا کرنے پڑتے ہیں۔ اور چونکہ یہ رقم ٹکٹ کی رقم کے ساتھ ہی وصول کرلی جاتی ہے۔ اس لئے کسی قلی کو سامان اٹھا کر لے جانے کے لئے مزید رقم نہ دیں۔ اور اگر کوئی قلی مزید رقم طلب کرے یا سامان اٹھانے میں پس وپیش کرے۔ تو اس کی شکایت ایگزیکٹو افیسر پورٹ حج کمیٹی کراچی کو کریں۔ یہ افسر جہاز کی روانگی کے وقت تک بندرگاہ پر موجود رہتے ہیں۔

عازمین حج اپنے ساتھ صرف استعمال کی ضروری اشیاء رکھیں۔ اور باقی سامان جہاز کے گودام میں جمع کرادیں۔ آپ چھتری۔ پہننے کے کپڑے مچھردانی اور اشیائے خوردنی ضرور اپنے ساتھ لے جائیں۔ سامان زیادہ نہ ہونا چاہیئے۔ یہ امر اکثر پریشانی کا باعث ہوتا ہے۔ کوئی چارپائی اور دوسری قسم کا فرنیچر شامل نہ ہو۔ اپنے سامان پر اپنا نام پتہ پلگرم پاس کا نمبر اور معلم کا نام اردو عربی دونوں میں لکھنا چاہیئے۔

آپ حج نوٹوں کے علاوہ صرف پچاس روپے پاکستانی اپنے ہمراہ لے جاسکتے ہیں۔ اس سے زیادہ پاکستانی روپیوں کو کسٹم والے ساتھ نہ لے جانے دیں گے۔ کسٹم میں سامان کا معائنہ ہونے کے بعد قلی اسے اٹھا کر جہاز پر لے جائیں گے۔ لیکن آپ کو طبی معائنہ کے بعد ہی جہاز میں سوار ہونے کی اجازت ملے گی۔ اسلئے قلی کا نمبر نوٹ کرلیں۔ جہاز پر سوار ہونے کے لئے آپ بالکل جلد بازی سے کام نہ لیں بندرگاہ پر اگر آپ کو کسی قسم کی شکایت ہو تو اسے ایگزیکٹو آفیسر پاک حج کمیٹی کے علم میں لادیں۔ اور اگر شکایت سخت قسم کی ہو تو اس سے حج افیسر وزارت امور خارجہ کو مطلع کریں۔ بحری سفر کے دوران میں اگر کسی قسم کی شکایت ہو تو امیر الحج سے رجوع کریں۔ حجاز پہنچنے کے بعد اپنی شکایات پاکستانی سفارتخانہ جدہ سے کریں۔ جدہ میں پاکستانی سفارتخانہ کے حاجی کیمپ آفس میں تحریری شکایتیں ڈالنے کے لئے ایک صندوقچہ رکھا رہتا ہے۔ شکایت کنندہ کا نام پتہ۔ پلگرم پاس۔ نمبر وغیرہ درخواست میں درج ہونا چاہیئے۔ تاکہ حسبِ ضرورت تحقیقات ہوسکے

پلگرم پاس جہاز کا ٹکٹ چیچک اور ہیضہ کے ٹیکوں کے سرٹیفکیٹ اپنے ساتھ جیب میں رکھیں۔ تاکہ اگر کوئی افسر انہیں دیکھنا چاہے۔ تو آپ کو اس کے تلاش کرنے میں پریشانی نہ ہو اور آپ کا قیمتی وقت بھی ضائع نہ ہوسکے۔ بیماری کی صورت میں آپ کا علاج ہسپتالوں میں ہوسکتا ہے۔ جہاز پر زنانہ و مردانہ دونوں ہسپتال ہوتے ہیں۔

پاکستانی حاجیوں کو لے جانے والے جہاز جب جدہ پہونچتے ہیں۔ تو پاکستانی سفارتخانہ کا عملہ جہاز پر پہونچکر آپ کا استقبال کرے گا اور حجاز میں سفر کے بارے میں ضروری مشورے اور ہدایات دے گا۔ جب آپ جدہ پہونچ کر جہاز سے اتریں گے۔ تو وہاں کا عملہ آپ کے سامان کا معائنہ کرے گا۔ جدہ میں عازمین حج کی رہائش کے لئے سعودی حکومت کی طرف سے ایک حاجی کیمپ قائم ہے آپ کو چاہیئے کہ جدہ میں حج نوٹوں کے بدلے ریال حاصل کرلیں۔ کیونکہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں مناسب شرح پر ریال دستیاب نہیں ہوسکتے۔ پاکستان نیشنل بنک کی ایک شاخ جدہ میں موجود ہے۔ آپ حج نوٹ وہاں سے بدل سکتے ہیں۔ اس بنک کی کوئی اور شاخ حجاز میں کسی اور جگہ نہیں ہے

ایام حج میں پاکستانی سفارتخانے کی شاخیں مکہ۔ منا۔ عرفات اور مدینہ میں کھولدی جاتی ہیں حاجیوں کو چاہیئے کہ وہ معلم کی معرفت اپنے جہاز کا ٹکٹ پاکستان سفارتخانے جدہ میں جمع کرادیں۔ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ روانہ ہونے سے پہلے تمام ضروری معلومات حاصل کرلیں۔ نیز واپسی اور دیگر تمام امور کی بابت بھی وہاں سے ہدایات حاصل کرکے ان پر عمل کریں۔ ناظم الامور پاکستان کا دفتر دوران حج میں کافی رات تک کھلا رہتا ہے۔

جدہ میں پہنچنے سے پہلے اپنے معلم کا انتخاب کرلیں۔ ورنہ سعودی حکام اپنی مرضی سے کسی شخص کو آپ کا معلم مقرر کردیں گے۔ دھوکے وغیرہ سے بچنے کے لئے معلم کے انتخاب میں احتیاط برتنی چاہیئے۔ اگر معلم سے آپ مطمئن نہ ہوں۔ تو پاکستانی نمائندہ مقیم جدہ سے اس کی شکایات کریں

حجاز سے واپسی پر حاجیوں کو جہاز میں اپنی مرضی سے جگہ نہیں ملے گی۔ بلکہ اس ترتیب سے واپس پاکستان آنا پڑے گا۔ جس ترتیب سے وہ یہاں سے روانہ ہوئے تھے

حکومت پاکستان نے جدہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں حاجیوں کے لئے مستقل شفاخانے کھول رکھے ہیں۔ حج کے دنوں میں منا کے مقام پر بھی ایک شفاخانہ کھول دیا جاتا ہے۔ ان تمام شفاخانوں میں حاجیوں کا علاج مفت ہوتا ہے مچھروں سے بچنے کے لئے حاجیوں کو چاہیئے کہ وہ مچھردانی مچھر مار تیل یا مرہم استعمال کریں

ایک عام شکایت حاجیوں کے متعلق یہ ہے کہ وہ واپسی پر مقررہ حد سے زیادہ سامان اپنے ہمراہ لے آتے ہیں۔ مثلاً کپڑا سونا چاندی قیمتی گھڑیاں وغیرہ۔ ان میں بہت سی چیزیں ایسی ہوتی ہیں۔ جن کی پاکستان میں درآمد ممنوع ہے۔ اور جو لائسنس کے بغیر نہیں لائی جاسکتیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کسٹم کا عملہ یا تو ان چیزوں پر بھاری ڈیوٹی لگاتا ہے۔ یا انہیں بحق سرکار ضبط کرلیتا ہے۔ حاجیوں کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ سونا چاندی کی درآمد اور برآمد سخت منع ہے۔ بغیر اجازت انہیں پاکستان سے باہر لے جانا یا اپنے ملک کے اندر لانا ایک جرم ہے۔ جس کی سزا سات سال تک قید یا جرمانہ یا قید اور جرمانہ دونوں کی صورت میں ہوسکتی ہے۔ ان کے علاوہ یہ چیزیں بھی بحق سرکار ضبط ہوجاتی ہیں۔ حاجیوں کو اس بارے میں محتاط رہنا چاہیئے۔ خود یا کسی کے کہنے پر سونا چاندی یا دیگر قابل اعتراض چیزیں نہ تو جاتے وقت اپنے ہمراہ لے جائیں نہ آتے وقت اپنے ساتھ لائیں۔

حج کے موقعہ پر مکہ معظمہ میں دنیا بھر کے مسلمان جمع ہوتے ہیں۔ وہ آپس میں ملتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کے رہنے سہنے کے طریقوں سے متاثر ہوتے ہیں۔ جس ملک کے مسلمان اچھے اخلاق کا نمونہ پیش کریں ظاہر ہے کہ ان کے بارے میں ... اچھی ہی رائے قائم کی جاتی ہے۔ اس لئے ہر ملک کے مسلمان اپنے کردار سے اپنے ملک کے لئے اچھی یا بری رائے قائم کرنے کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ آپ کو چاہیئے کہ نہ صرف حجاز بلکہ ہر جگہ ایک ایسا نمونہ پیش کریں جس سے پاکستان کے بارے میں دنیائے اسلام اچھی رائے قائم کرسکے۔

تحریری ثبوت چاہیئے

"سابقون الاولون" کے بعض احباب اپنے انیس۱۹ سال کے حساب کے بارہ میں اس بات پر زور دیتے ہیں۔ کہ ہم نے انیس۱۹ سال ادا کردیئے ہیں۔ ہمارا بقایا نہیں ہے۔ وہ یہ بات اپنی یادداشت کی بناء پر کہتے ہیں۔ لیکن یہ دفتر اپنے ریکارڈ اور تحریری ثبوت کے رو سے بقایا بتاتا ہے۔ دفتر کا ایسے احباب کا صرف تحریر کے مقابل میں زبان سے کہدینا کس طرح قابل قبول ہوسکتا ہے؟ جب تک یہ ثبوت نہ دیں۔ کہ مرکزی فلاں رسید کے ذریعہ وعدہ پورا کردیا تھا اگر جماعت میں دیا ہے۔ تو اپنے سیکرٹری مال سے مرسلہ رقم کا نمبر و تاریخ لے کر لکھیں۔ تب مزید پڑتال ہوسکتی ہے۔ یہ یاد رہے کہ انیس۱۹ سالہ فہرست میں صرف ان کا نام آتا ہے۔ جن کے پورے انیس۱۹ سال ادا ہوچکے ہوں۔ کسی بقایا دار کا نام فہرست میں نہیں آئے گا۔ اور نہ ہی ایسے دوستوں کا نام فہرست میں آسکتا ہے۔ جنہوں نے اپنے بقایا کی معافی لے لی ہے۔ معافی لینے سے تو وہ وعدہ خلافی کے گناہ سے بچ گئے۔ لیکن انیس۱۹ سالہ فہرست جو تاریخ اسلام اور تاریخ احمدیت میں ہمیشہ نام زندہ رکھے گی۔ اس میں نام اسی صورت میں آتا ہے۔ جب کہ باقاعدہ انیس۱۹ سالہ راہ خدا میں قربانی کی ہو۔ پس آپ کے نام اگر بقایا ہے تو وہ ادا کریں یا اس کا تحریری ثبوت پیش کریں۔

(وکیل المال تحریک جدید)

رسالہ الفرقان نصف قیمت پر

طلباء کیلئے خاص رعایت

رسالہ الفرقان اپنے موضوع کے لحاظ سے قرآن مجید کے مطالب اور مضامین بیان کرتا ہے اس میں غیر مسلموں کے اعتراضات کا جواب بھی دیا جاتا ہے۔ ایک جگہ سے ہمیں کچھ رقم ملی ہے۔ ہماری تجویز یہ ہے کہ ہم ایسے ایک سو خریداروں کو رسالہ الفرقان ایک سال کے لئے نصف قیمت پر جاری کردیں۔ جو ۳۰ رجون تک نصف چندہ سالانہ یعنی اڑھائی روپے بذریعہ منی آرڈر بھجدیں گے۔ یاد رہے کہ پہلی درخواستوں کو ترجیح دی جائے گی۔ کالجوں کے طالبعلموں کے لئے خاص موقع ہے۔ وہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ احباب اپنے دوستوں کے نام بھی رسالہ جاری کرواسکتے ہیں۔

(مینجر الفرقان ربوہ)

قانون پسند شہریوں نے مظاہرے پسند نہیں کئے لیکن انہوں نے ڈر کی وجہ سے اپنی ناپسندیدگی کے اظہار سے گریز کیا

ایک احراری لیڈر نے ۱۳ فروری ۱۹۵۳ء کو اپنی تقریر میں تسلیم کیا کہ وہ اور اُن کی پارٹی تقسیم کے خلاف تھے

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ

(گذشتہ سے پیوستہ)

۶۔ ۱۶ فروری ۱۹۵۳ء کو لاہور میں وزیر اعظم کی آمد کی خبر سن کر ایک جلسہ عام کیا گیا۔ اور یہ کہا گیا تھا کہ وزیر اعظم کی آمد کے دن ہڑتال کی جائے اور مکانوں پر سیاہ جھنڈے لگائے جائیں۔ مقررین نے احتیاط سے کام لیتے ہوئے اس بات پر زور دیا تھا۔ کہ تشدد سے کام نہ لیا جائے۔ لیکن انہوں نے عوام کے جذبات میں جوش اور اشتعال پیدا کرنے کی پوری کوشش کی بعض مقررین نے اپنی تقریروں میں کہا۔ کہ سول نافرمانی کے وقت جن پولیس والوں کو گرفتاریاں عمل میں لانی ہیں۔ انہیں یوم حشر کا خیال کرنا چاہیئے جب انہیں اپنے اعمال کا جواب دینا پڑے گا۔ جوان کی مذہبی ذمہ داریوں کے منافی ہیں۔ ۱۷ کی صبح کو سکول کے لڑکوں اور مٹرکوں پر گھومنے والے لفنگوں کا گشت لگوایا گیا۔ اور دوکانداروں کو دوکانیں بند کرنے کو کہا گیا۔ بہت سے لوگوں کو جو اپنی دوکانیں کھلی رکھنی پسند کرتے تھے۔ ڈرایا دھمکایا گیا۔ اور انہوں نے بڑی عاجزی سے لڑکوں کے جتھوں اور ان لوگوں کی بات مان لی جو گلی کوچوں میں گشت کر رہے تھے۔ احمدیوں نے دانشمندی سے کام لے کر خود ہی دوکانیں بند کر دیں۔ متعدد دفتر بھی بند کر دیئے گئے۔ دو واقعات پیش آئے۔ جن کا نتیجہ تشدد اور خونریزی کی شکل میں رونما ہوئے۔ ایک دیال سنگھ کالج کے باہر اور دوسرا تعلیم الاسلام کالج (ایک احمدیہ ادارے) میں متعلقہ کالجوں کے طلباء نے جب باہر نکلنے سے انکار کیا۔ تو دونوں جانب سے خشت باری کی گئی۔ اور کچھ لوگ زخمی ہوئے۔ سر ظفر اللہ خان کا جنازہ نکالا گیا۔ اور متعدد جلوس جن میں سے کئی جلوس شہر میں گشت لگایا۔ قانون پسند شہریوں نے یہ مظاہرے پسند نہیں کئے لیکن اس ڈر سے کہ انہیں احمدی کہہ کر رسوا نہ کیا جائے۔ انہوں نے علانیہ طور پر اپنی ناپسندیدگی کے اظہار سے گریز کیا۔

۷۔ آخری حد ۲۲ مقرر کی گئی ہے۔ اور کہا جاتا ہے۔ کہ اس روز کراچی میں راست اقدام شروع ہو گا۔ احراری مبلغوں نے عوام کا غصہ اس حد تک بھڑکا دیا ہے۔ کہ انہیں اپنے قدم پیچھے ہٹانے میں شاید دشواری محسوس ہو۔ وہ بڑی پرزور اور عوام کو مشتعل کرنے والی تقریریں کر رہے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو رسوائی سے بچانے کے لئے انہیں ۲۳ کو کوئی ڈرامائی بات کرنی ہو گی۔

۸۔ لاہور میں تقریباً ہر رات کو جلسے ہوتے ہیں۔ جن میں احمدیوں کے خلاف عوام کے جذبات کو برانگیختہ کرنے کے لئے تقریریں کی جاتی ہیں۔ ۱۶ کو چند دوکاندار وں کو چھرے گھونپ دیئے گئے۔ کیونکہ انہوں نے اپنی دوکانیں بند کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ دیال سنگھ کالج کے قریب ایک کار کو بھی معمولی سا نقصان پہنچایا گیا۔ ۱۸ کو نارتھ ویسٹرن ریلوے ورکشاپ میں ایک احمدی نے جسے کئی روز سے پریشان کیا جاتا تھا۔ اور طعنے دیئے جاتے تھے غصہ میں آ کر ایک آہنی سلاخ لے کر دوبارہ ایک غیر احمدی پر مار دی۔ جس کی وجہ سے وہ بیہوش ہو گیا۔ ہو رہا اس وقت سے روپوش ہے۔ اور ابھی یہ نہیں معلوم کہ وہ کہاں ہے۔ لاہور میں ایک ڈپو ہولڈر نے ایک احمدی عورت کے ہاتھ گندم فروخت کرنے سے انکار کر دیا۔ اور جب عورت نے وعدہ کر لیا۔ کہ احمدیوں کے خلاف اگر کوئی تحریک منظم کی گئی تو وہ اس میں حصہ لے گی تو ڈپو ہولڈر نے اظہار تاسف کر دیا۔ سنت نگر کے پرائمری سکول کے ایک طالب علم کو اس کے ہم جماعتوں نے گھیر کر اس کے تھپڑ مارے۔ انہوں نے "مرزائی کتا" کا شور مچایا تھا۔

۹۔ تحریک صرف اس صوبے تک محدود نہیں ہے اور نہ وہ مطالبات جن پر یہ بظاہر مبنی ہے صوبائی حکومت کے دائرہ عمل میں ہیں۔ اس لئے صورت سے مؤثر طور پر نپٹنے میں یہ حکومت بڑی دشواری محسوس کرتی ہے۔ اور اس کا خیال ہے۔ کہ اسے کافی تقویت حاصل ہو جائے گی۔ اگر مرکزی حکومت کوئی سخت پالیسی بنا کر پیش کرے۔ جس پر وہ ان مطالبات کے سلسلے میں عمل کرنا چاہتی ہے یہ پالیسی کچھ بھی ہو۔ لیکن اسے پیش کرنے کے بعد اس موقف کے متعلق کوئی شک وشبہ باقی نہ رہے گا۔ جو حکومت پاکستان اختیار کرنا چاہتی ہے صوبائی حکومت محسوس کرتی ہے۔ کہ وہ اپنے صوبے میں اس پالیسی کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کافی طاقت ور ہے۔

آپ کا مخلص

(دستخط) ایچ۔ اے۔ مجید

جی۔ احمد صاحب پی۔ ایس۔ پی

سیکرٹری حکومت پاکستان وزارت داخلہ کراچی

اسی روز مسٹر انور علی انسپکٹر جنرل پولیس نے چیف سیکرٹری کے نام حسب ذیل نوٹ لکھا:۔

"ممکن ہے۔ حکومت مولوی محمد علی جالندھری کی تقریر کا ریکارڈ دیکھنا پسند کرے جو انہوں نے ۱۵ فروری ۱۹۵۳ء کو لاہور کے ایک جلسے میں کی تھی یہ ایک نمایاں بات ہے کہ انہوں نے تقریر میں تسلیم کیا۔ کہ وہ اور ان کی پارٹی تقسیم کے خلاف تھے۔ انہوں نے مزید کہا۔ کہ یہ عوام پر ظاہر ہو جائے گا۔ کہ لوگوں کی بیداری ہے۔ بہر صورت اگر اتنی بیداری پیدا نہ ہوئی ——— تو وہ ایک دو سال میں ہو جائے گی۔ انہوں نے حکومت کی بھی سخت مذمت کی۔ ان کے خاص ہدف وزیر اعظم تھے مقرروں نے اس جلسہ میں پنجاب اور سرحد کے وزراء اعلیٰ پر بھی حملے کئے۔ وزیر اعظم کو مرزائی کہہ کر بدنام کیا جا رہا ہے۔ ایک اور جلسے میں عطاء اللہ شاہ بخاری نے انہیں "بدھو الذین احمقون" کہا تھا۔ تو ہین تقریروں کا خاص پہلو ہے۔

۲۔ ایک ایسے وقت جب غذائی کم ہے بیروزگاری پھیلی ہوئی ہے۔ کاروبار کساد بازاری کا شکار ہے کشمیر کے متعلق عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ ہاتھ سے نکل گیا ہے جو شخص انتشار پھیلانے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ پاکستان کا دوست نہیں ہے۔ میری رائے ہے کہ احراری اور دوسرے علماء جو ان کی حمایت کر رہے ہیں۔ عوام کی توجہ ان سنگین مسائل سے ہٹانے میں نمایاں طور پر کامیاب ہوئے ہیں۔ جن کا اس وقت ملک کو سامنا ہے۔ یہ الجھن عوام کے اس تہیہ کو کمزور کر دے گی۔ کہ وہ مسائل سے لڑیں۔ اور انہیں حل کریں۔ ہمارے پاس اس بات کا ثبوت موجود ہے کہ احرار نے آزاد پاکستان پارٹی کی بہاولپور شاخ سے روپیہ لیا۔ (وہ) پاکستان کی بیخ کنی کر رہے ہیں۔ حکومت کو اپنی کمر کس کے اس خطرے کا سامنا کرنا چاہیئے۔ ان عوام کی ہمدردی کا خاتمہ ہو رہا ہے۔ اور ممالک غیر وہ حکومت کی اس اہلیت کو شک سے دیکھنے لگے ہیں کہ وہ اس مسئلہ کا سامنا کر سکتی ہے جسے علماء نے پیدا کر دیا ہے۔ صرف ان ٹائمز کے نامہ نگار نے حکومت پنجاب کے منسٹر پر یہ تاثر پیدا کیا۔ کہ مرکزی حکومت اتنی کمزور ہے۔ کہ وہ موجودہ مسائل کو موثر طور پر حل نہیں کر سکتی۔ لاہور کے برطانوی ڈپٹی ہائی کمشنر نے کل رات مجھ سے کہا تھا کہ انہیں اطلاعات مل رہی ہیں۔ ملک کی صورت حال خطرات سے مملو ہے۔ اور ہر جگہ آگ بھڑک اٹھنے کا قوی امکان ہے۔ ایچ۔ ایس سہروردی ملک خضر حیات خان اور نواب محمد دوٹ برطانوی ڈپٹی ہائی کمشنر سے ملے ہیں۔ ہم نے مرکزی حکومت کو صورت حال کی سنگینی سے باخبر کر دیا ہے۔ اور ہمیں اُمید کرنی چاہیئے۔ کہ سخت رویہ اختیار کیا جائے گا۔

۳۔ مولوی محمد علی جالندھری پہلے بھی قابل اعتراض تقریریں کرتے رہے ہیں۔ اور احکام جاری کئے گئے تھے۔ کہ ان پر منٹگمری کی ایک تقریر کے سلسلے میں دفعہ ۱۲۴ (۹) کے تحت مقدمہ چلایا جائے۔ میں یہ معلوم کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ کہ اس مقدمے میں بات کہاں تک پہنچی"۔

رضاکار تحریک چونکہ کسی وقت بھی عملی شکل اختیار کر سکتی تھی۔ اس لئے مسٹر انور علی نے تمام سپرنٹنڈنٹ پولیس اور سی۔ آئی۔ ڈی کے گروپ افسروں کو ہدایت کی کہ وہ چوکس رہیں اور صورت حال پر ہوشیاری سے نظر رکھیں۔ اور افسروں کو یہ ہدایت کی گئی تھی۔ کہ وہ رضاکاروں کی بھرتی کے متعلق معلومات جمع کریں۔ بعد میں موصول ہونے والے اعداد وشمار سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ صوبے میں دو ہزار سے زائد رضاکار بھرتی کئے گئے۔

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ (بقیہ صہ ۶)

یہ محسوس کرکے کہ صورت حال نازک ہو رہی ہے۔ اور امن و امان کے لئے امکانی خطرے کا مقابلہ کرنے کے لئے بعض اقدامات فوراً کرنے ہیں۔ وزیر اعظم نے مرکزی کابینہ کا اجلاس طلب کرنے کا فیصلہ کیا۔ پنجاب اور شمال مغربی صوبہ سرحد کے نمائندوں کو بھی اجلاس میں شرکت کی ہدایت کی گئی۔ یہ اجلاس ۲۶ر فروری کو منعقد ہوا۔ جس میں صوبہ سرحد کے گورنر خواجہ شہاب الدین وزیر اعلیٰ خان عبد القیوم خاں اور پنجاب سے وزیر مال مسٹر محمد حسین چٹھہ۔ ہوم سکرٹری مسٹر غیاث الدین احمد اور انسپکٹر جنرل پولیس مسٹر انور علی نے شرکت کی۔ مسٹر آئی۔ آئی چندریگر اور مسٹر ممتاز محمد خاں دولتانہ وزیر اعلیٰ پنجاب دونوں کو اجلاس میں شرکت کے لئے مدعو کیا گیا تھا۔ لیکن لاہور میں ان کی کوئی نہ کوئی مصروفیت تھی۔ اس لئے وہ کراچی نہیں جا سکے۔ مگر انہوں نے پنجاب کے وزیر اور افسروں کو جو طیارے پر کراچی گئے تھے۔ مکمل ہدایتیں دے دی تھیں۔ اجلاس میں ان تین مطالبات پر جو ۲۲ر جنوری کو وزیر اعظم تک پہنچا دیئے گئے۔ اور امن و امان کے خطرہ کے سوال پر تبادلہ خیال ہوتا تھا۔ جو مرکزی مجلس عمل کی جانب سے راست اقدام کے زیر تکمیل پروگرام کی وجہ سے پیدا ہو گیا تھا۔ پنجاب کے نمائندوں کو ہدایت کی گئی تھی۔ کہ وہ مرکزی حکومت کو مطلع کر دیں۔ کہ حکومت پنجاب کی رائے میں مطالبات غیر معقول تھے۔ اور ان کی سختی سے مخالفت ہونی چاہیئے۔ کابینہ کا اجلاس ۹ بجے رات تک ہوتا رہا۔ لیکن کوئی فیصلہ نہیں کیا جا سکا۔ دوسرے دن تقریباً دو بجے علی الصبح یہ اطلاع ملنے پر کابینہ کا ایک اور اجلاس طلب کیا گیا۔ کہ گورنر جنرل اور وزیر اعظم کے مکانوں پر رضا کار پکٹنگ کرنے والے ہیں۔ اس اجلاس میں گورنر سندھ و سرحد کے گورنر اور وزیر اعلیٰ کراچی کے چیف کمشنر اور انسپکٹر جنرل پولیس۔ سکرٹری وزارت داخلہ اور ڈپٹی چیف آف سٹاف نے بھی شرکت کی تھی۔ اور اس نے ذیل کے فیصلے کئے۔

(۱) تحریک کے تمام رہنماؤں کو جن میں "زمیندار" کے مولانا اختر علی خاں بھی شامل تھے۔ گرفتار کر لیا جائے۔

(۲) "آزاد"۔ "زمیندار" اور "الفضل" کو بند کر دیا جائے۔

(۳) مرزا بشیر الدین محمود احمد کو متنبہ کر دیا جائے کہ وہ ربوہ سے باہر نہ نکلیں۔ یا کوئی ایسی بات نہ کریں۔ جس سے جوش یا اشتعال پیدا ہونے کا امکان ہو۔ اور

(۴) رضا کاروں کو کراچی جانے سے روکا جائے۔ اور اس کے لئے ان سٹیشنوں پر کارروائی کی جائے۔ جہاں سے وہ ٹرین پر سوار ہوں۔

ان فیصلوں سے لیس ہونے کے بعد مسٹر چٹھہ وزیر داخلہ۔ مسٹر غیاث الدین احمد ہوم سکرٹری اور مسٹر انور علی انسپکٹر جنرل پولیس اسی روز لاہور واپس آگئے۔

ابتدائی اقدامات

اپنی تشکیل کے وقت ہی سے مجلس عمل پنجاب نے وسیع پیمانے پر وہ تمام تیاریاں شروع کر دی تھیں۔ جو مزدوروں سے ٹکر لینے کی صورت میں ضروری تھیں۔ ۲۲ر جنوری ۱۹۵۳ء کو وزیر اعظم کو جب راست اقدام کا الٹی میٹم دیا گیا تھا۔ اس وقت رضا کار فنڈ۔ کارروائی کے اڈے۔ مجالس عمل۔ ڈکٹیٹروں کی فہرست ایک ایسی تھی۔ جس میں احمدیوں کی نفرت کوٹ کوٹ کر بھری ہو۔ اور کسی نظریاتی فقد ان سب کچھ تیار تھے۔ راست اقدام شروع کرنے کا فیصلہ ۲۶ر جنوری کو کراچی میں کر لیا گیا تھا۔ اور دوسرے دن علی الصبح مرکزی حکومت نے اپنے آپ کو نبرد آزما ہونے پر مجبور پایا۔

انور علی کی تجویز

۲۷ر فروری کو لاہور واپس آنے پر پنجاب کے نمائندوں نے اپنی حکومت کو وہ فیصلے بتلائے۔ جو کراچی میں کئے گئے تھے۔ مرکزی حکومت کے فیصلوں اور اس کی تیاری کی پالیسی کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مسٹر انور علی انسپکٹر جنرل پولیس نے خود اپنی تجویزیں تیار رکھیں۔ یہ تجویزیں ذیل میں دی جاتی ہیں۔ جن پر وزیر اعلیٰ۔ وزیر مال۔ ہوم سیکرٹری۔ انسپکٹر جنرل پولیس اے۔ ڈی۔ آئی۔ جی (سی۔ آئی۔ ڈی) اور سینئر سپرنٹنڈنٹ پولیس (اے) سی۔ آئی۔ ڈی نے تبادلہ خیال کر کے ان کو منظور کیا تھا:-

(۱) آج رات کو صوبے بھر کے ان تمام سرگرم احرار کارکنوں اور دوسرے افراد کو گرفتار کر لیا جائے۔ جو راست اقدام کی تحریک کی حمایت کرتے رہے ہیں۔

(ب) گرفتاریاں ابتدائی طور پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس (لاہور کے سوا) پاکستان پبلک سیکیورٹی ایکٹ کی دفعہ ۳ کے تحت خود ہی کریں۔ لاہور میں نظربندی کے احکام صوبائی حکومت کی طرف سے جاری کئے جائیں۔ دور دراز اضلاع میں مزید نظربندیوں کے احکام حکومت مناسب وقت پر بھیج دے گی۔

(ج) ذیل کے اخبار بند کر دیئے جائیں۔

(۱) "زمیندار" (۲) "آزاد" (۳) "الفضل"۔

(۴) خواجہ نذیر احمد کو جو سی۔ اینڈ ایم جی کی پالیسی کو کنٹرول کرتے ہیں۔ ہوم سیکرٹری کچھ بلا کر کہیں کہ وہ اس بات کا خیال رکھیں۔ کہ گرفتاریوں پر مسرت و شادمانی کا اظہار نہ کیا جائے۔ اور آئندہ ایک دو مہینے انتہائی ضبط و تحمل سے کام لیا جائے۔

(۵) خلیفہ بشیر الدین محمود کو ڈسٹرکٹ جھنگ ذاتی طور پر متنبہ کریں۔ اور ان سے کہا جائے کہ وہ اپنے فرقے کے افراد خصوصاً اپنے دفتر کے عملے کو ہدایت کر دیں۔ کہ وہ ایسی باتوں سے گریز کریں۔ جن سے اشتعال پیدا ہو۔

(۶) لاہور سے روانہ ہونے والے رضا کاروں کے متعلق سندھ اور کراچی پولیس دونوں کو اطلاع کر دی جائے۔ تاکہ ان کی راستے ہی میں گرفتاری کے انتظامات کئے جا سکیں۔

(۷) ہوم سیکرٹری ۲۸ کو ایک پریس کانفرنس منعقد کریں۔ جس میں وہ حکومت کے نقطۂ نظر کی تشریح کریں۔ اور اخباروں سے اپیل کریں۔ کہ وہ صبر و تحمل کی ضرورت پر زور دیں۔

(۸) تمام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں اور سپرنٹنڈنٹ پولیس کے نام گشتی خط بھیجے جائیں۔ جن میں صوبائی اور مرکزی حکومت کی طرف سے کی جانے والی کارروائی کا پس منظر بیان کیا جائے۔ ان افسروں سے یہ بھی کہا جائے۔ کہ عوام میں امن و امان قائم رکھنے کی اہمیت کا احساس پیدا کرنے کے لئے سمجھدار عناصر کی امداد حاصل کریں۔

ہوم سکرٹری نے راولپنڈی۔ گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ لائل پور منٹگمری۔ ملتان۔ سرگودھا اور شیخوپورہ کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں اور سپرنٹنڈنٹ پولیس کے حسب ذیل وائرلیس سگنل فوراً روانہ کیا۔

"احمدیوں کے خلاف تحریک کی صورت حال بدتر ہونے کے پیش نظر براہ کرم ذیل کے افراد کو پبلک سیفٹی ایکٹ کی دفعہ ۳ کے تحت فوراً چودہ روز کے لئے گرفتار کر لیجئے۔ مزید نظربندی کے احکام حکومت مناسب وقت میں جاری کر کے روانہ کریگی۔ آپ یا آپ کے کوارٹر میں جو بھی افسر ہو۔ ۲۷ اور ۲۸ فروری کی درمیانی شب میں کارروائی کریں اور تعمیل کی رپورٹ روانہ کریں۔ صرف ایس۔ پی صاحبان کے لئے مزید احکام تک آپ ہر روز ڈی۔ آئی۔ جی سی۔ آئی۔ ڈی کے نام رپورٹ بھیجا کریں۔ رپورٹ مختصر ہو اور اس میں وہ تمام اہم اطلاع موجود ہو۔ جو فراہم ہو سکتی ہو۔ نیز حکومت کی کارروائی کا عوام پر ردعمل بیان کیا جائے۔ خاص طور پر یہ اطلاع دی جائے۔ کہ لاہور اور کراچی کے لئے رضا کاروں کو منظم کرنے اور بھیجنے کی کوئی خاص کوشش کی جا رہی ہے یا نہیں۔ مقامی طور پر سول نافرمانی شروع کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ یا نہیں۔ یا اس سلسلے میں روپیہ جمع کیا جا رہا ہے یا نہیں۔

راولپنڈی:۔ ایم غلام اللہ خان خطیب پرانا قلعہ مسجد راولپنڈی

گوجرانوالہ۔ گوجرانوالہ سٹی کے قاضی منظور احمد۔

سیالکوٹ:۔ (۱) رنگ پورہ کے قاضی منظور احمد سیالکوٹ سٹی

(۲) وزیر محمد جرنیل سیالکوٹ سٹی۔ لائلپور (۱) لائل پور کے غلام نبی جانباز (۲) لائل پور کے مولوی عبید اللہ

منٹگمری (۱) جامعہ رشیدیہ کے مولوی حبیب اللہ منٹگمری (۲) منٹگمری کے مولوی لطف اللہ خاں۔ ملتان۔ ملتان کے محمد علی جالندھری (۲) قاضی احسان احمد شجاع آبادی ضلع ملتان

(باقی صفحہ ۸ پر)

اعلان نکاح

عزیزم راجہ بشیر احمد خاں ولد منشی ننھے خاں صاحب سکرٹری مال چنگا بنگیال ضلع راولپنڈی کا نکاح عزیزہ نصیرہ بیگم بنت صوفی عبد الحمید خاں صاحب ہمراہ بعوض مہر -/۳۰۰ مورخہ ۶ ہ ۵۴ بروز جمعۃ المبارک بعد از نماز عصر مولوی احمد خاں صاحب نسیم نے پڑھایا۔ دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ یہ تعلق فریقین کے لئے بابرکت کرے۔ آمین۔

حضرت مصلح موعود کا سخت تاکیدی فرمان

ہر احمدی جو اپنی زبان سے دوسروں کو تبلیغ کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ اگر وہ اپنے اوقات میں سے تبلیغ کے لئے وقت نہیں دیتا۔ وہ یقیناً ایک فریضہ کو ادا کرنے کی وجہ سے ایسا ہی گنہگار ہے۔ جیسے نماز کا تارک گنہگار ہے۔ جو احباب زبان سے تبلیغ نہیں کر سکتے۔ وہ ہمارے لٹریچر کے ذریعہ تبلیغ کر سکتے ہیں۔ جو کارڈ آنے پر مفت روانہ کیا جاتا ہے

عبد اللہ الہ دین سکندرآباد دکن

لاہور کی ایک فیکٹری میں نل کنوئیں بنانے کے انتظامات مکمل کر لئے گئے

لاہور ۱۷ جون: وزیراعلیٰ پنجاب ملک فیروز خان نون نے بیچ بٹالہ انجینئرنگ کمپنی پاکستان لمیٹڈ بادامی باغ لاہور کے مختلف شعبوں کا معائنہ کیا۔ معائنہ کے آخر میں وزیراعلیٰ نے فیکٹری کے قابل تحسین کام سے متعلق مسرت کا اظہار کیا۔ وزیراعلیٰ نے جن کا خیر مقدم بیکو ورکرز یونین نے کیا مزدوروں کے ایک وفد کو بتایا کہ وہ مزدوروں کے مفاد کے تحفظ کے لئے ہر ممکن کوشش کریں گے۔ اور ان کے لئے مزید روزگار اور ضروریات زندگی سستے داموں مہیا کریں گے۔ انہوں نے منتظمین اور کارندوں کو یقین دلایا کہ فیکٹری کا جو تیار مال اعلیٰ درجہ کا ہوگا اسے حکومت مناسب تحفظ و ترجیح دے گی۔

وزیراعلیٰ نے اپنے معائنہ کے آخر میں پمپ مینوفیکچرنگ فیکٹری دیکھی۔ جہاں نل کنوئیں لگانے کا تمام سامان مکمل ہو چکا ہے۔ ایک سوال کے جواب میں وزیراعلیٰ کو تفصیلاً بتایا گیا۔ کہ فیکٹری اس قسم کے "سینٹری فیوگل" اور ڈیپ ویل ٹربائن پمپ تیار کر رہی ہے۔ جیسے کہ ایس پی مغربی جرمنی میں کرتی ہے۔

بیکو جو ۱۲ ایکڑ کے رقبے میں پھیلی ہوئی ہے سات قسمتوں پر مشتمل ہے جن میں خفیف آلات بنانے کی فیکٹری بھی شامل ہے جو جنوبی ایشیا میں سب سے بڑی فیکٹری ہے۔

مسٹر سی۔ ایم لطیف منیجنگ ڈائرکٹر بیکو نے وزیراعلیٰ کو تمام ورکشاپ میں دکھائیں۔

روس نے ایورسٹ کی فتح تسلیم کر لی

لندن ۱۷ جون: ایورسٹ سر کرنے والی مہم کے لیڈر مسٹر جان ہنٹ نے کہا ہے۔ کہ روس نے ہماری مہم کی کامیابی تسلیم کر لی ہے۔ ڈاکٹر ہنٹ حال ہی میں ماسکو سے واپس آئے ہیں۔

ہندوستان روسی ٹریکٹر خریدے گا

دہلی ۱۶ جون: ہندوستان سے ایک تجارتی وفد ستمبر میں روس جا رہا ہے۔ یہ وفد وہاں کی صنعت و تجارت کا جائزہ لے کر ایک رپورٹ پیش کرے گا۔ یہ وفد روس کو ہندوستانی اشیاء کی برآمد اور ہندوستان کے لئے روس کی بھاری مشینری برآمد کرنے کے بارے میں بھی سفارشات بھی پیش کرے گا۔ فی الحال تجربہ کے طور پر روس سے ۲۰ ٹریکٹر درآمد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

کسی ممبر کو اجلاس کے دوران میں حدود ایوان میں گرفتار نہیں کیا جائیگا

مری میں لیجسلیچروں کے اسپیکروں کی کانفرنس کا فیصلہ

مری ۱۷ جون: لیجسلیچروں کے اسپیکروں کی کانفرنس نے پھر اس مسئلہ پر غور کیا "کہ آیا اجلاس کے دوران کسی ممبر کو ایوان کی حدود میں گرفتار کرنے کی اجازت دیدی جائے" کافی بحث کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا کہ

ایسی حالات میں جب اجلاس ہو رہا ہو۔ کسی ممبر کو ایوان کی حدود میں امتناعی نظر بندی کے قانون کے تحت یا کسی اور الزام کی بناء پر گرفتار کرنے کی اجازت نہ دی جائے۔ اس کے ساتھ یہ وضاحت بھی کر دی گئی کہ ایوان کی حدود کا تعین ہر ایک معاملہ میں اسپیکر کرے گا۔

— لاہور ۱۷ جون: آج لاہور کا زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ۱۰۱.۱ اور کم سے کم ۷۶.۴ تھا۔

(بقیہ صفحہ ۳)

ہیں ان کی مدد چاہتے ہیں۔ تو انہیں چاہیئے کہ وہ اسلامی ممالک کے ساتھ اپنے رویہ میں واضح تبدیلی کریں۔ اور ان کے حق خود اختیاری اور آزادی کے جذبات کی قدر کریں۔ بیشک آج اسلامی ممالک مادی سامانوں کے لحاظ سے کمزور ہیں۔ مگر مسلمانوں کا جذبۂ اخوت ابھی بالکل مردہ نہیں ہوا۔ اور جب تک ایک اسلامی ملک بھی ان کی طرف سے تکلیف میں رہے گا۔ باقی اسلامی ممالک کے دلوں سے ان کی ہمدردی زائل نہیں ہو سکتی۔ اس لحاظ سے اسلامی ممالک کا زیادہ سے زیادہ باہمی اتحاد امریکی برطانوی بلاک کو اپنی پالیسی درست کرنے میں بڑی حد تک اثر انداز ہو سکتا ہے اس لئے اسلامی ممالک کو چاہیئے کہ وہ کوئی ایسا موقعہ ضائع نہ ہونے دیں جس سے وہ ایک دوسرے کے زیادہ قریب ہو سکتے ہوں۔

یوپی سے متصل نیپالی اضلاع میں گڑبڑ سے یوپی پولیس کو تیار رہنے کا حکم دیا گیا

لکھنؤ ۱۷ جون: حکومت یوپی نے سرحد نیپال سے متصل یوپی کے ۴ اضلاع کی پولیس کو ہوشیار رہنے کا حکم دیا ہے کیونکہ نیپال کے ان اضلاع میں نظم و نسق کی حالت بالکل خراب ہو گئی ہے۔ ان چاروں اضلاع کے بڑے بڑے حاکموں نے نیپال کی مرکزی حکومت کے احکام کی خلاف ورزی شروع کر دی ہے۔ بعض حاکموں نے اپنے علاقہ کے سردار ہونے کا اعلان کر دیا ہے۔

یہاں یہ محسوس کیا جا رہا ہے۔ کہ اگر نیپال کے ان اضلاع کی حالت زیادہ خراب ہو گئی تو اس کا یوپی پر بھی گہرا اثر پڑے گا۔ سوھن گڑھی کے باغی سردار کی سرگرمیاں بہت بڑھ گئی ہیں۔ اور وہ لاقانونی کو فروغ دے رہا ہے۔ حکومت نیپال نے حال ہی میں ایک افسر کو سوھن گڑھی بھیجا تھا۔ تاکہ وہ وہاں کے حالات کے بارے میں رپورٹ پیش کریں۔ سوھن گڑھی بڑی زبردست جنگی اہمیت رکھتا ہے۔ اور نیپال، نیپال اور تبت سرحدوں کے مین وسط میں واقع ہے۔

شیخ عبداللہ کی مسلسل نظربندی ایشیائی امن کو خطرہ ہے

مسٹر نہرو سے شیخ عبداللہ کی رہائی کا مطالبہ

جموں ۱۷ جون: دہلی سے ایک اپیل شیخ محمد عبداللہ کی رہائی کے لئے شائع ہوئی ہے۔ اپیل پر دستخط کرنے والوں میں مسٹر عبدالغنی ممبر اسٹیٹ اسمبلی سابق آرگنائزر جموں نیشنل کانفرنس مسٹر امرناتھ اور رفیوجی ورکر مسٹر راج کمار شامل ہیں۔ اپیل کرنے والوں نے واضح کیا ہے۔ کہ شیخ عبداللہ کی مسلسل نظربندی امن ایشیا کے لئے ایک خطرہ ہے۔ بخشی حکومت شیخ صاحب کے خلاف غیر ممالک سے سازش کا الزام ثابت کرنے میں سراسر ناکام رہی ہے۔ اس لئے ان کو رہا کر دیا جائے۔

پاکستان میں جہاز سازی کی صنعت

کے ابتدائی انتظامات

کراچی ۱۷ جون: پاکستان میں جو بھاری صنعتیں قائم کی جا رہی ہیں ان میں ایک جہاز سازی کی صنعت بھی ہے۔ اس صنعت پر آئندہ دس سال میں دس کروڑ روپے صرف ہوں گے۔ جہاز سازی کے کارخانوں کی تعمیر کے لئے پاکستان انڈسٹریل ڈیویلپمنٹ کارپوریشن اور ایک جرمن فرم میں ایک معاہدہ پر دستخط ہو گئے۔ یہ فرم پاکستان میں جہاز سازی کا کارخانہ قائم کرے گی۔ اور پاکستانیوں کو جہاز سازی کی تربیت دے گی۔ حکومت پاکستان نے کراچی میں جہازوں کی مرمت اور تعمیر کے لئے ایک خشک گودی کی تعمیر شروع کر دی ہے۔ جس پر ایک کروڑ چالیس لاکھ روپے صرف ہونے کا تخمینہ ہے۔ اس خشک گودی کی تعمیر کے بعد تمام پاکستانی جہازوں کی کراچی میں مرمت کی جا سکے گی۔ پاکستان کا بنا ہوا ۲½ ہزار ٹن کا پہلا جہاز ۱۹۵۵ء میں تیار ہو جائے گا۔ جہاز سازی کے مختصر المدت منصوبے کے بعد اس کارخانے کے بڑے بڑے جہاز بھی تیار ہونے لگیں گے۔ جو گہرے سمندر میں سفر کر سکیں گے۔

۳۰ جون کو ۳½ اور ۴ بجے کے درمیان سورج گرہن ہوگا!

کراچی ۱۷ جون: اس مہینے کی آخری تاریخ کو ۳½ اور ۴ بجے کے درمیان سورج گرہن ہو رہا ہے اس کا معائنہ کرنے کے لئے تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ اس میں خاص دلچسپی اس لئے بھی لی جا رہی ہے۔ کہ ۷۵ سال کے بعد مکمل سورج گرہن ہوگا۔ یہ مکمل سورج گرہن امریکہ، کینیڈا، جنوبی گرین لینڈ، ناروے، روس، افغانستان، مغربی پاکستان اور شمال مغربی ہندوستان میں دیکھا جائے گا۔

ہندوستان کی آبادی میں ہر سال ۴۳ لاکھ ۲۰ ہزار نفوس کا اضافہ ہو جاتا ہے

دہلی ۱۷ جون: حکومت ہند کے مشیر زراعت نے ایک بیان میں یہ خیال ظاہر کیا ہے۔ کہ ہندوستان کے لئے غیر ملکی غلہ درآمد کرنا ضروری ہے کیونکہ اس کی آبادی میں ہر سال ۴۳ لاکھ ۲۰ ہزار کا اضافہ ہو جاتا ہے اس وقت ہندوستان کی آبادی ۳۶ کروڑ ہے۔ جو ۲۰ سال بعد بڑھ کر ۴۵ کروڑ دس لاکھ ہو جائے گی۔ روزانہ خوراک کا تخمینہ کرنے کے بعد ڈاکٹر یادکر نے بیان کیا ہے۔ کہ ۱۹۵۹-۶۰ء تک کے غلہ کی پیداوار ۶ کروڑ ۷۰ لاکھ ٹن ہو جانی چاہئے۔ لیکن

پیداوار میں اضافہ غالباً چالیس لاکھ ٹن سے زیادہ نہ ہوگا۔ اس لئے خوراک کی ضروریات پوری نہ ہو سکیں گی۔ اور آبادی میں اضافہ کے ساتھ زیادہ مقدار میں غلہ درآمد کرنے کی ضرورت درپیش آئے گی۔

حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی آج مسجد احمدیہ لاہور میں تقریر فرمائیں گے

آج بروز جمعۃ المبارک بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ میں حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی درویش قادیان صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تقریر فرمائیں گے خدام سے خصوصاً اور دیگر احباب جماعت سے عموماً شمولیت کی التماس ہے۔

(خاکسار ناظم تعلیم و تربیت مجلس خدام الاحمدیہ لاہور)